مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی

نشانِ آسمانی جسکا دوسرا نام ہے شہادۃ الملہمین ہمارے سید و مولا حضرت مرزا غلام احمدؐ مسیح موعودؑ کی یہ کتاب سنہ ۱۸۹۲ء میں آج سے ۲۷ سال پہلے شائع ہوئی۔ اسمیں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں بجز اس عاجز کے کسی نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ نہیں کیا۔ اس مسیح کے ظہور کے بعد ترکی کی سلطنت کچھ سست ہو جائیگی اور سلطنت کا مخالف بھی یعنی روس خیالی کا کچھ اچھا پھل نہیں دیکھیگا۔ اور آخر کار فتح کا سر دوبارہ تار ہیگا اور خوار ہو جائیگا۔ اور احادیث نبوی کی رو سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہدی کے وقت ترکی کی سلطنت کچھ ضعیف ہو جائیگی۔ اور عرب کے بعض حصوں میں نئی سلطنت کیلئے کچھ تدبیریں کرتے ہونگے۔ اور ترکی کی سلطنت کو چھوڑنے کیلئے تیار ہونگے۔"

اب واقعات حاضرہ اس پیشگوئی کی تصدیق کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ کیا روس کی خراب حالی عرب کی نئی سلطنت کی تجویز اور ترکی حکومت کے ضعف نے یہ نہیں بتادیا۔ کہ جو کچھ حضورؑ نے آج سے کئی سال پیشتر لکھا۔ وہ بالکل درست نکلا۔ اور نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی کی جو تشریح حضورؑ نے کی وہی درست تھی میں سُننا چاہتا ہوں۔ کہ مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مکذبین اب کیا کہتے ہیں؟ پھر مفصل بھی لکھا جائیگا۔

شیعہ کا غلط حوالہ

اصلاح ناحق کوش کا مفسدانہ جوش

ماہ نومبر کے تشحیذ میں تفصیل کیساتھ لکھدیا گیا تھا۔ کہ اصلاح نے یہ عبارت شائع کی "رسول اللہؐ نے بوقت انتقال فرمایا تھا۔ کہ لاؤ قلم و دوات کہ تم کو وصیتنامہ لکھدیں۔ تاپھر کوئی گمراہ نہ ہو۔ عمرؓ نے کہا یہ شخص غلبہ درد سے ہذیان بک رہا ہے کتاب خدا ہمکو کافی ہے۔" اور اسکا حوالہ دیا۔ دیکھو صحیح بخاری کتاب المرضیٰ صد ۸۴۲ مطبوعہ دہلی۔"

اس پر ہمنے سوال کیا۔ کہ کتاب المرضیٰ صحیح البخاری اول سے آخر تک دیکھی مگر کسی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ملے جنکو یہ بحوالہ اصلاح میں شائع ہوئے ہیں۔ اسکے جواب میں شیعوں کے قائمقام اصلاح کے مدیر علّام نے لکھا کہ حوالہ درست ہے۔ دیکھو بخاری کی کتاب المرضیٰ پارہ ۱۸۔ اسپر ہمنے عرض کیا۔ کہ حضرت پہلے تو کتاب المرضیٰ میں یہ حدیث نہیں ملتی تھی۔ اب پارہ ۱۸ سے کتاب المرضیٰ ہی نہیں ملتی۔ چلو ہاتھی معہ ہودج غائب۔ یا مظہر العجائب۔

یہ نکتہ جو فاضل شیعہ نے اٹھائی ہے بعض اہلسنت احباب کا خیال تھا۔ کہ اب اصلاح صاحب کچھ مدت کیلئے خاموش

رہینگے ۔ اور کچھ نہیں بولینگے ۔ مگر ہم نے اُسیوقت کہدیا تھا ۔ کہ تبرّا کی برکت سے ضرور کچھ فرمائینگے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔
فاضل ایڈیٹر اصلاح نہ تو اسبات پر شرمائے ۔ کہ کتاب المرضیٰ کا حوالہ دیا جاتا ہے بجائیکہ اسمیں بلکہ تمام صحیح البخاری
میں وہ حدیث نہیں جسکے الفاظ کا یہ ترجمہ ازروئے لغت عرب و قواعد صرف و نحو ہو سکے "وہ عمرؓ نے کہا کہ یہ شخص غلبۂ درد سے
ہذیان بک رہا ہے" اور نہ اس غلطی پر پشیمانی ظاہر کی ۔ کہ کتاب المرضیٰ پارہ ۱۸ میں ہے اور نہایت دیدہ دلیری سے لکھتے
ہیں ۔ کہ اصل مطلب اسیقدر ہے ۔ کہ فتنازعوا جمع کا صیغہ ہے پھر لکھا ہے فقالوا ۔ اور آپ مجھے یہ ترجمہ کرنے پر مجبور کریں کہا عمرؓ نے

حضرت ! اصل مطلب یہ نہیں بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ آپ نے جو دعویٰ کیا کہ صحیح البخاری کتاب المرضیٰ صفحہ ۸۲۶ مطبوعہ
دہلی میں ایک حدیث ہے جسکا یہ ترجمہ ہے ۔ کہ "عمرؓ نے کہا یہ شخص (رسول اللہؐ) غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے" اور میں کہتا ہوں
کہ ایسی کوئی حدیث صحیح البخاری میں نہیں ۔ اور یہ مذہبی دنیا میں نہایت مکروہ بد دیانتی ہے کہ عمداً غلط حوالہ دیکر
لوگوں کو دھوکہ میں ڈالا جائے ۔ فرمائیے اسکا کیا جواب آپ نے دیا ؟ یہی کہ کتاب المرضیٰ پارہ ۱۸ میں ہے ۔ شیم !

اس کمر توڑ دینیوالی شکست کھانیکے بعد آپ سے سوائے گالیوں کے اور کیا توقع ہو سکتی تھی ۔ اس زبان سے
جو تبرّا کی منجھی ہوئی ہو ۔ اور رنگا لیا ہی ماں کی ۔ آپ کی ثقافت نے تجویز فرمائی ہیں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ذکر خواہ مخواہ
لے آئے ہیں ۔ اور فرماتے ہیں ۔ تجملت تبغلت ۔ ولو عاشت تفیلت ۔ شیعہ صاحب ! ازواجہ امہاتہم
کا کچھ تو پاس کیا ہوتا ۔ آخر مومنانہ حیا بھی کوئی چیز ہے ۔

ایڈیٹر صاحب ! اسلئے آپ نے حوالہ دیا اور غلط دیا ۔ پھر اسپر اصرار کیا اور تیسری بار بھی منہ کی کھائی ۔ قال عمر
ان النبی غلبہ الوجع باب کتابۃ العلم سے پیش کر کے آپکا یہ لکھنا کہ "وہ اس روایت کو دیکھئے اور بتائیے کہ ہجر کا کہنے والا
بجز عمر کون ہو سکتا ہے" آپکی کمزوری استدلال کو ظاہر کر رہا ہے ۔ یہ عجیب منطق ہے ۔ کہ جو غلبہ الوجع کہے وہی ہجر بھی
کہیگا میں تو یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا غمخوار ہو ۔ کہ آپ کے درد کی تکلیف کو محسوس کرے آپکو
کچھ لکھوانیکی تکلیف نہ دینا چاہتا ہو وہ کبھی ایسا لفظ نہ بولیگا ۔ جو آپ صلعم کی شان میں گستاخی قرار دیا جا سکے ۔

دوسری دلیل آپ یہ دیتے ہیں کہ "وعندکم کتاب اللہ حسبنا تو تمامی روایات میں موجود ہے تو اب بجز عمرؓ کون
ہو سکتا ہے ۔ جو کہے کہ حضرت غلبۂ درد سے ہذیان بک رہے ہیں" ماشاء اللہ خوب دور کی کوڑی لائے ۔

جو حسبنا کتاب اللہ کہے ضرور ہے کہ وہ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) ہذیان بک رہا ہے" یہی کہے ۔ مگر اس جرم کے مجرم
تو پھر تمام مومنین قرار دینے پڑینگے جنمیں پنجتن پاک بھی (ہمارا ایمان ہے) کہ شامل ہیں ۔ کیونکہ سبھی اس آیت پر
ایمان لاتے ہیں اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یومنون

اسی کا مفہوم ہے۔ جو حضرت عمرؓ نے اس وقت ادا کیا ہے ''

''تیسری دلیل آپنے یہ دی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا۔ قوموا عنّی ولا ینبغی عندی تنازع۔ شکر ہے آپنے حسب معمول روایت میں تصرف کرکے قم یا عمر نہیں لکھدیا۔ بلکہ قوموا ہی فرمایا جس سے معلوم ہوا۔ کہ اگر حضور نے ناراضی سے ایسا فرمایا۔ تو اسمیں آپکے مبغوض حضرت عمرؓ ہی نہیں۔ بلکہ آپکے بہت سے محبوب بھی شامل ہیں معلوم نہیں اسوقت حضرت علیؓ (آپکے نزدیک) موجود تھے یا نہیں۔ حضرت ابن عباس تو یقیناً ہونگے۔ اس روایت کی تشریح حدیث کے اسی فقرے میں ہے۔ فاختلف اھل البیت فاختصموا اہل بیت نے اختلاف کیا اور وہ جھگڑ پڑے حضور نے فرمایا۔ قوموا عنی۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ یعنی اہل بیت کو فرمایا۔

جیسے آپ کا قرآن مجید الگ ایک غار میں محفوظ ہے۔ ایسے آپکی احادیث ہیں۔ اور پھر صحیح البخاری کی حدیثوں کا ترجمہ کرنیکے لئے لغت اور صرف و نحو بھی نئی ہی ہے۔ اسلئے جہاں فقالوا کا ترجمہ فقال عمر (پس کہا عمرؓ نے) ہے وہاں فاختلف اھل البیت فاختصموا کا ترجمہ بھی یہی ہوگا۔ کہ عمرؓ نے کہا۔ یہ شخص ہذیان بک رہا ہے۔ اور عمر جھگڑ پڑا۔ تاہم حضرت عمر فاروقؓ کو اہل البیت تو آپکا ماننا پڑا۔

یہ دلائل عقلیہ آپ کی واقعی بہت زبردست ہیں۔ مگر سوال پھر بھی قائم رہتا ہے۔ جو منقولات کے بارے میں تھا۔ آپ سے صرف تصحیح روایت کا مطالبہ تھا۔ کہ کتاب المرضی پارہ ۱۸ میں دکھائیے۔ اور پھر کتاب المرضی سے وہ حدیث نکالئے جسکا یہ ترجمہ ہو۔ کہ عمرؓ نے کہا۔ یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے۔ اگر کتاب المرضی میں نہیں۔ تو تمام صحیح البخاری میں سے کوئی حدیث نکال کر دیکھئے جسکا یہ ترجمہ ہو۔ باقی آپکا یہ لکھنا۔ کہ نسیم الریاض میں یوں لکھا ہے۔ کہ فقال عمر ان النبی ھجر ایک فضول بات ہے۔ بحث صحیح البخاری کے متعلق ہو رہی ہے جس کے متعلق آپکو آخر تسلیم کرنا پڑا۔ کہ یہ صرف بخاری صاحب کی پردہ داری ہے۔ جو فقال عمر کی جگہ فقالوا لکھتے ہیں۔ یعنی بخاری نے کہیں فقال عمر نہیں لکھا۔

پس یہ حوالہ کہ بخاری صہ ۸۴۶ کتاب المرضی میں لکھا ہے۔ کہ عمرؓ نے کہا۔ یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے'' سراسر بددیانتی سے دیا گیا تھا +

خریداران تشحیذ توسیع اشاعت میں کوشش فرمائیں۔